بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ اخاء ۱۳۴۶ہش ۔ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۔ ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۲۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مری سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہل ربوہ کی طرف سے اپنے آقا کا پرتپاک خیر مقدم

حضور نے جملہ احباب کو شرف مصافحہ بخشا

ربوہ ۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز راولپنڈی اور مری میں قریباً تین ہفتہ قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ یکم اکتوبر کو بعد دوپہر ایک بجکر ۴۰ منٹ پر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ اہل ربوہ نے جو پہلے سے احاطہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں جمع تھے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور نے کچھ دیر بعد مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد استقبال کے لئے آئے ہوئے جملہ احباب کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ مری سے مورخہ ۳۰ ستمبر بروز ہفتہ صبح نو بجے روانہ ہوئے تھے۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی جو مری آئے ہوئے تھے حضور کے ہمراہ جہلم تک آئے۔ راستہ میں اسلام آباد کے قریب جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب بہت کثیر تعداد میں جمع تھے۔ حضور نے موٹر کار سے اتر کر سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ وہاں سے روانہ ہوکر ایک بجے دوپہر کے قریب حضور جہلم تشریف لائے۔ اور وہاں محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ سہ پہر کو حضور منگلا ڈیم دیکھنے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس تشریف لاکر رات کو حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ جہلم کے احباب کے علاوہ گجرات اور گوجرانوالہ کے احباب بھی خاصی تعداد میں آئے ہوئے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور خاصی دیر تشریف فرما رہے اور احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

اگلے روز مورخہ یکم اکتوبر کو حضور صبح پونے نو بجے جہلم سے روانہ ہوئے جہلم کی ساری جماعت حضور کو الوداع کہنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ حضور نے ازراہ شفقت سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ جہلم سے روانہ ہوکر حضور کھاریاں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دعا کی بہت ضرورت ہے

اس لئے دعا پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور اس سے کبھی مت تھکو

"اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن ہی میں دعا سکھائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اس میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کو جو ام الصفات ہیں بیان فرمایا ہے۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت کر رہا ہے۔ عالم اسے کہتے ہیں جس کی خبر مل سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی ربوبیت نہ کرتا ہو۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک چیز کے حسب حال اس کی پرورش کرتا ہے۔ جہاں جسم کی پرورش فرماتا ہے وہاں روح کی سیری اور تسلی کے لئے معارف اور حقائق وہی عطا فرماتا ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن ہے یعنی اعمال سے بھی پیشتر اس کی رحمتیں موجود ہیں۔ پیدا ہونے سے پہلے ہی زمین، چاند، سورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کیلئے ضروری ہیں موجود ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ اللہ رحیم ہے یعنی کسی کے نیک اعمال کو ضائع نہیں بلکہ پاداش عمل دیتا ہے۔ پھر مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے یعنی جزا وہی دیتا ہے اور وہی یوم الجزاء کا مالک ہے۔ اس قدر صفات اللہ کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی ہدایت فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۶۶ تا ۲۶۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء

تبلیغی جہاد

(۲)

اس وقت دشمنانِ اسلام کیا کر رہے ہیں اس کا حال بھی ملاحظہ ہو

"اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب جناب آغا شاہی نے لاہور کے ایک صاحب خدا حسن کے خط کے جواب میں لکھا ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے نہ صرف امریکہ بلکہ اکثر غیر اسلامی ممالک کے اخبارات اور رسائل میں ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ مغربی صحافی اور خاص طور پر امریکی صحافی بعض اوقات اپنے مذہب اور اپنے معبودوں کے خلاف بھی نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ ان حالات میں ایسے صحافیوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ دوسروں کے جذبات کا احترام کریں گے۔ فرمایا کہ مغربی رسائل و جرائد میں اسلام اور رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جب بھی کوئی زبان درازی کی جاتی ہے۔ پاکستان کے سفارت خانے متعلقہ حکومتوں سے احتجاج کرتے ہیں اور ہمیشہ ایک ہی جواب پاتے ہیں کہ یہاں کے قوانین اور آزادیٔ صحافت کی وجہ سے ایسے مضامین شائع کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ جناب ممدوح نے پاکستان کے علماء اور اہل فکر اصحاب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس قسم کے مضامین کا مدلل اور مسکت جواب دیں۔ پاکستانی سفارت خانے ان کے ان جوابوں کو متعلقہ ممالک کے رسائل و جرائد میں شائع کرنے کا اہتمام کریں گے۔" (ماخوذ)

اس پر ایک اردو جریدہ لکھتا ہے:

"اگر آپ جناب آغا شاہی کے ان ارشادات کو توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں دو باتیں نمایاں نظر آئیں گی۔ غیر مسلم ممالک میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈا ایک باقاعدہ مہم کی صورت میں موجود ہے۔ اور وہاں کے صحافی اور دوسرے لوگ آزادیٔ صحافت کی آڑ میں اس مہم کو پورے شد و مد اور زور سے چلا رہے ہیں۔ جس پر پاکستان کے سفارت خانوں کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ اس لئے یہ توقع رکھنا کہ پاکستانی سفارت خانے اس نہایت درجہ مکروہ مہم کا سرکاری طور پر تدارک کر سکیں گے۔ عبث بات ہے۔ دوسرا نکتہ جو اس خط میں واضح کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ اس مہم کو اگر پاکستان کے مسلمان سنجیدگی کے ساتھ بُرا یا خطرناک سمجھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس کا سدِّباب کیا جائے۔ اور کما حقہ علاج ہو سکے۔ تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کے علماء اور صاحبان فکر ان مضامین کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان کا مدلل اور مسکت جواب تحریر کریں۔ پاکستانی سفارت خانے اس ضمن میں یہ کام کر سکتے ہیں کہ جوابی مضامین کو ان ممالک کے اخبارات اور رسائل میں شائع کرا دیں تاکہ ان خیالات کا رد ہوتا رہے۔ اور اسلام کو مجروح کرنے کی کوششیں بارآور نہ ہو سکیں۔" (ماخوذ)

اسی جریدہ نے مغربی اقوام کے حملۂ اسلام کے جواب میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کی ہے۔

"ہمیں جناب آغا شاہی سے اس نکتے پر نہایت مؤدبانہ اختلاف ہے۔ کہ یہ بہت بڑا کام پاکستان کے علماء یا مفکرین انفرادی طور پر کر سکیں گے ہماری رائے میں یہ ایک بہت وسیع اور سیاست۔ ثقافت، اقتصاد اور تعلیمات کے تار و پود میں الجھا ہوا کام ہے۔ جس کو موثر اور احسن طریقے سے پورا کرنے کے لئے ایک باقاعدہ بورڈ ہونا چاہیئے۔ جس کے پاس ایک وسیع لائبریری ہو۔ اور جو محکمہ امور خارجہ کی ہدایات حاصل کرنے اور ان کے مطابق اپنے خطوط عمل کی تشکیل کرنے پر قادر ہو۔ یہ کام اپنی کسی نہ کسی منزل میں کہیں نہ کہیں ملک کی عمومی خارجہ پالیسی کے ڈانڈوں سے بھی متوازی ہو سکتا ہے۔ اور دوسری طرف اندرونی مذہبی گروہ بندیوں سے بھی اس کا قریبی رشتہ نکل سکتا ہے۔ ان تمام پہلوؤں کے پیش نظر ان کا انتخاب عمل میں آئے۔ ہمارے خیال میں محکمہ اوقاف اور محکمہ تعلیم کا اشتراک اس بورڈ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اگر ہم ایسا بورڈ تشکیل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اپنے سفارتی نمائندوں کو جوابی مواد مہیا کر سکے۔ تو یہ بہت بڑا کام ہوگا۔ جس میں ہماری دین اور دنیا کی فلاح مضمر ہوگی۔ اور ہم اسلامی ملک کی ایک بہت بڑی علمی اور دینی ضرورت بھی پوری کر سکیں گے۔"

ہمیں اس تجویز سے اختلاف نہیں ہے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے اور جس طرح بھی ہو سکتا ہے مسلمانوں کو تمام طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ اگر کوئی ایسا بورڈ بنایا جائے۔ جو اس پروپیگنڈا کا جواب مہیا کرتا رہے۔ تو اچھا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اس جریدے کے قول کے مطابق مغربی لوگ جو کچھ اسلام کے خلاف کر رہے ہیں۔ سیاسی مفاد کی خاطر کر رہے ہیں . . . . یہ بھی ایک حد تک درست ہے مگر یہ خیال کرنا کہ یہ سب کچھ محض سیاسی مفاد کے پیش نظر کیا جا رہا ہے صحیح نہیں ہے اسلام کے خلاف مغربی اقوام کا تعصب بہت گہرا ہے۔ اور گزشتہ تاریخ میں جڑیں رکھتا ہے۔ اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ دہریت یا الحادی رجحان ہے جو آج سارے یورپ میں سائنس کی ترقی کے ساتھ پروان چڑھ رہا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ازمنہ وسطیٰ میں جب اسلام یورپ سے متصادم ہوا تو یورپ کے مذہبی پیشواؤں نے اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے کی نہایت پُرزور مہم چلائی تھی۔ چنانچہ اس کا پتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ یورپی دورے کے ایک واقعہ سے ملتا ہے۔ اپنے خطبہ جمعہ ۲۵ اگست ۱۹۶۷ء میں آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ

"پریس کانفرنس سے پہلے مسجد کے افتتاح کی جو تصویریں چھپیں۔ ان میں ایک اخبار نے یہ کیا کہ نماز کی تصویر دے کر اس کے نیچے یہ نوٹ دے دیا کہ یہ لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کر رہے ہیں۔ اگلے دن پادریوں کے ایک گروپ نے مجھ سے انٹرویو کا وقت لیا ہوا تھا۔ اس دن صبح ہی وہ اخبار آ گیا۔ میں نے دوستوں کو یہ ہدایت دی کہ جب پادری آئیں تو یہ اخبار میرے ہاتھ میں دے دیں۔ چنانچہ میٹنگ سے پہلے وہ اخبار میرے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ اس گروپ کا جو لیڈر تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس فقرہ کا ترجمہ کر کے مجھے بتاؤ۔ مجھے اس کے مفہوم کا علم تو تھا لیکن میں اس کے منہ سے کہلوانا چاہتا تھا۔ شرمندگی سے اس کا منہ سرخ ہو گیا۔ اور اس نے کہا ہم یہ نوٹ پہلے دیکھ چکے ہیں۔ بڑے شرمندہ ہیں۔ میں نے کہا۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو میں اس کی تردید کروں اور یا تم اس کی تردید کرو۔ اگر میں اس کی تردید کروں گا تو اس سے بدمزگی پیدا ہوگی۔ کیونکہ میں تو اپنے رنگ میں اس کی تردید کروں گا۔ چنانچہ اس پادری نے اس کی تردید شائع کرائی۔ ایک لمبا نوٹ لکھا گیا۔ جو اس اخبار میں شائع ہو گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک اور موقعہ ہمارے نظریہ کو پھیلانے اور اسلام سے تعارف کرانے کا پیدا کر دیا۔"

(الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۷ء)

یہ ایک واقعہ ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یورپ میں اسلام کے متعلق کیا کیا غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہوئی ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ امریکہ اور یورپ کے اخبارات اسلام پر جو حملے کرتے ہیں۔

(باقی ص ۷ پر)

خطبۂ نکاح

وہی رشتہ کامیاب ہوتا ہے جس میں خاوند اور بیوی دونوں ایک دوسرے کی خاطر قربانی کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰؍ اگست ۶۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰؍ اگست ۶۷ء کو ازراہِ شفقت عائشہ رحمٰن صاحبہ بنت حاجی عبدالرحمٰن صاحب باندھی کا نکاح محمد اسمٰعیل صاحب ابن میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پڑھا۔ اس موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار محمد صادق انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی رضا

کے حصول اور دینی اور دنیوی کامیابی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی کوشش اور تدبیر میں کوئی بنیادی خامی باقی نہ رہے۔ اگر انسان کچھ غفلت اور کوتاہیاں کرے تو اللہ کی مغفرت انہیں ڈھانپ دے اور انسان کے اعمال صحیح راستہ پر ہوں۔ صالح ہوں۔ وقت اور موقع کے مناسب ہوں۔ جب کمزوریاں ڈھانپ دی جائیں اور اعمال، اعمال صالحہ بن جائیں تب ہی انسان کامیاب ہوسکتا ہے۔

یہ بنیادی اصول

انسان کی زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ نئے رشتے جو نکاح کے ذریعے جوڑے جاتے ہیں ان میں بھی یہی اصول چلتا ہے۔ نہ کوئی خاوند ایسا ہوتا ہے جو ہر کمزوری اور کوتاہی سے پاک ہو اور نہ کوئی بیوی ایسی ہوتی ہے کہ وہ خاوند کی تمام خواہشوں اور پسندوں کے مطابق ہو۔ میاں کو بھی اپنی کچھ عادات اور کچھ خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے اور بیوی کو بھی اپنی بعض خواہشات اور عادات کو اپنے میاں کی خاطر چھوڑنا پڑتا ہے۔ دنیا کے دو افراد کو اللہ تعالیٰ نے برابر نہیں بنایا۔ ہر ایک میں کچھ نہ کچھ انفرادیت ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس انفرادیت کے پھر بھی خدا تعالیٰ نے افراد انسانی کے حالات میں اتنی لچک رکھی ہے کہ وہ آپس میں مل کر کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی پسند ایک، خواہش ایک اور طبیعت ایک ہے۔ لیکن

حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ ہر ایک نے اپنی طبیعت پر جبر کیا ہوتا ہے اور اپنی بعض خواہشات کو دبایا ہوتا ہے اور وہ دونوں اس عزیز رشتہ کو کامیاب کرنے کے لئے ایک نظر آتے ہیں۔ جہاں بھی آپ اس رشتہ کو کامیاب دیکھیں گے وہاں پسِ پردہ یہ قربانی بھی نظر آ رہی ہوگی۔ جہاں یہ قربانی نہیں ہوتی وہاں رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

جس نکاح کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں اس میں ایک خاندان ریاست کشمیر سے تعلق رکھتا ہے اور ایک خاندان سندھی ہے۔ خدا کرے کہ یہ رشتہ دونو خاندانوں کے لئے اور اسلام کے لئے مبارک ہو۔ جب لوگ وسیع اور نیک راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو پھر وہ تنگ راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہم اپنے خاندان میں ہی رشتے کریں گے۔ اپنی قوم سے ہی تعلق رکھیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ کوئی سلسلہ قائم کرتا ہے تو پھر اس میں ایسی تنگ نظریوں کی گنجائش نہیں ہوتی پھر نہ خاندان کو دیکھا جاتا ہے۔ اور نہ ہی قومیت کو۔ اور اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت بنا دیتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ رشتہ بھی ایسا ہی ثابت ہو +

لجنات کے لئے ایک نہایت ضروری اعلان

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کا تنظیمی سال ۳۰؍ ستمبر کو ختم ہو چکا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ رپورٹیں ارسال کر دیں۔ رپورٹیں لکھتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِنظر رکھیں۔

۱۔ دفتر لجنہ میں ہر لجنہ کی سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں آنی چاہئیں۔
۲۔ ہر رپورٹ پر صدر اور جنرل سیکرٹری دونوں کے دستخط ہوں۔
۳۔ یہ درج کریں کہ آپ کے شہر قصبہ یا گاؤں میں احمدی خواتین کی کل تعداد کیا ہے۔
۴۔ اگلے سال کے لئے آپ کا سالانہ بجٹ ممبری کیا ہوگا۔
۵۔ سال رواں یعنی اکتوبر ۶۶ء سے ۳۰۔ ستمبر ۶۷ء تک چندہ ممبری آپ نے کتنا مرکز کو بھجوایا۔
۶۔ کتنا چندہ مقامی اخراجات کے لئے خود رکھا۔ اس کا حساب۔
۷۔ آپ کی کتنی ممبرات ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں۔
۸۔ کتنی ممبرات ترجمہ قرآن مجید جانتی ہیں۔
۹۔ سالِ رواں میں آپ کی کوشش کے نتیجہ میں کتنی مستورات نے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ کتنی بچیوں نے ناظرہ پڑھا۔
۱۰۔ کتنی مستورات نے ترجمہ قرآن مجید پڑھا اور کتنا کتنا۔
۱۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ وقفِ جدید برائے ناصرات پر کس قدر عمل درآمد ہوا۔ کتنی ناصرات اس میں شریک ہیں۔
۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ترک رسومات پر ہر لجنہ نے کس حد تک عمل کیا۔
۱۳۔ اصلاح و ارشاد کی سکیم کے تحت کتنے افراد کو تبلیغ کی گئی۔ کتنی بیعتیں ہوئیں کتنا لٹریچر تقسیم کیا اور کتنا چندہ مد نشر و اشاعت میں جمع ہوا۔

اِن سب امور کا تذکرہ سالانہ رپورٹوں میں ضروری ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

عِبادُالرَّحمٰن کی خصوصیّات

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے۔ ربوہ)

(۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت دی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں۔ جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۱/۴ پر آجائیں۔ عورتیں اپنے اوپر یہ پابندی عاید کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی۔ نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔ اسی طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ روپوں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے نکالیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹروں نے میری یہ بات نہیں مانی۔ اور مجھے اپنی ساری خلافت کی زندگی میں تلخ ترین تجربہ احمدی ڈاکٹر کا ہوا ہے۔ ولیمہ کے متعلق بھی میں نے ہدایت دی کہ اس موقع پر صرف چند دوستوں کا بلا لینا کافی ہوتا ہے زیادہ لوگوں کو بلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا اپنا کھانا لاکر ولیمہ والے گھر میں بیٹھ کر کھالیں اور ایک آدمی کا کھانا اس گھر والے کی طرف سے بھی ہو جائے۔ یہ ہدایات میں نے اسی لئے دیں کہ اس زمانہ میں اسلام کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے اگر کھانے پینے اور پہننے اور آسائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا روپیہ خرچ کر دیا جائے گا تو اسلام کی ضروریات کہاں سے پوری ہوں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہر وقت ایک قسم کی قربانی کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ مختلف حالات میں مختلف قسم کی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ ایک خاص جنگ کے موقع پر اپنا سارا اور حضرت عمرؓ اپنا آدھا مال پیش نہ کرتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیسیوں جنگیں ہوئی ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے ہر جنگ کے موقع پر اپنا سارا مال اور حضرت عمرؓ نے ہر جنگ کے موقع پر اپنا آدھا مال نہیں دیا۔ صرف ایک جنگ کے موقع پر حضرت عمرؓ کو یہ خیال آیا کہ آج زیادہ قربانی کا موقع ہے میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں اور اس خیال کے آنے پر وہ اپنا آدھا مال لے کر آگئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے پہلے کبھی اپنا آدھا مال بھی نہیں دیا تھا ورنہ حضرت عمرؓ کو یہ کس طرح خیال آ سکتا تھا کہ میں اپنا آدھا مال دے کر حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا لیکن حضرت ابوبکرؓ اس موقع کی نزاکت کو دیکھ کر اپنا سارا مال دینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ چنانچہ جب وہ اپنا سارا مال لے کر گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو اُن کے گھر کی حالت سے واقف تھے اسے دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ ابوبکرؓ اپنے گھر میں کیا چھوڑا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کے رسولؐ کا نام (ترمذی جلد دوم ابواب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ) حضرت عمرؓ نے یہ بات سُنی تو انہوں نے سمجھ لیا کہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو کبھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے کبھی کم۔ لیکن بہرحال ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخراجات کو ایک حد کے اندر رکھے تاکہ جب بھی قربانی کی آواز آئے وہ لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑ پڑے اور اسراف کی عادت اس کی راہ میں حائل نہ ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

عباد الرحمٰن کی چھٹی خصوصیت

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَمْ يَقْتُرُوْا وہ بخل سے بھی کام نہیں لیتے کیونکہ انسان جب جائز طور پر ضرورت کے وقت یا اخراجات سے کترائے گا تو وہ روپے پیسے پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کر بیٹھنے والا ہوگا کہ جو نہ اس سے خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ اٹھانے دیتا ہے۔ يَقْتُرُوْا کے یہی معنے ہیں کہ مال کے ساتھ چمٹے رہنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ
مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ
يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ
قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝
وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

(سورۃ نساء آیت ۳۷ تا ۴۰)

(ترجمہ) جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو (بھی) بخل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ پیچھے آنے والے دن پر (ان کا انجام بُرا ہوگا) اور جس (شخص) کا شیطان ساتھی ہو (وہ یاد رکھے کہ) وہ بہت بُرا ساتھی ہے۔ اور ان پر کیا قہر ٹوٹتا تھا اگر وہ اللہ پر اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان لے آتے۔ اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ انکے متعلق خوب علم رکھتا ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف فضول خرچی سے منع فرمایا وہاں ضرورت کے وقت غریبوں بے کسوں اور ذوی القربیٰ کی مدد نہ کرنے اور اسلام کی ضروریات کو پورا نہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور بتلا دیا کہ عباد الرحمٰن اعتدال سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ضرورت کے وقت دل کھول کر خرچ کرتے ہیں جس طرح صحابہؓ نے کیا۔ صحابہؓ نے بڑھ چڑھ کر صدقات دیئے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی ایک نہایت قیمتی جائداد وقف کر دی اس میں ایک شیریں پانی کا کنواں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کا پانی بہت شوق سے پیا کرتے تھے۔ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا. نازل ہوئی تو ایک نوجوان صحابیؓ حضرت ثابتؓ بن وحداح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا خدا تعالیٰ ہم سے مانگتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ سننا تھا کہ دنیوی ضرورتیں بیوی بچوں کی فکر اور مستقبل کا خیال سب چیزیں آپ کی نظر سے اوجھل ہوگئیں اور صرف خدا اور اس کا رسولؐ اور اسکے دین کی ضرورت سامنے رہی چنانچہ آپ نے اپنا تمام مال صدقہ کر دیا۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵)

خدا تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ میں نیت کے خلوص کو مدِنظر رکھتا ہے۔ جو شخص اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر دیا ہوا مال واپس کر دیتا ہے اور جو ریاء اور لوگوں کی واہ واہ کے لئے دیتا ہے اسے لوگوں کی واہ واہ تو حاصل ہو جاتی ہے مگر خدا کے دربار سے ثواب و مغفرت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت نہ خرچ کرنا خدا تعالیٰ کے فضل کو چھپانا ہے اس لئے تحدیث نعمت کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو برمحل صرف کیا جائے ✦

اسلام میں سچائی کی فضیلت

محمد انیس الرحمان صاحب صادق بنگالی جامعۂ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ○

سورۃ توبہ رکوع ۱۵

یعنی اے وہ لوگو! جو اللہ پر ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ کامل مومن وہی ہوں گے جو صداقت اور تقویٰ پر عمل پیرا ہوں گے۔ کوئی شخص حقیقی مومن اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک کہ صادق اور راستباز لوگوں کی معیت اختیار نہیں کرتا کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان سچائی اور صداقت کو اپنا شیوہ بنائے۔ سچائی کے معنے عام طور پر سچ بولنے کے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اسلام کی نگاہ میں اس کے بڑے وسیع معنے ہیں جس کے لحاظ سے اس کے اندر عمل کی سچائی بھی داخل ہے۔ محض زبان سے دعویٰ کرنا کہ ہم سچ بولنے والے ہیں اور ہم صداقت پر قائم ہیں کافی نہیں ہے بلکہ زبان سے اقرار اور دل سے اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے سچائی کی چھ قسمیں بیان کی ہیں۔

۱ - بات میں سچائی
۲ - ارادہ اور نیت میں سچائی
۳ - عزم میں سچائی
۴ - عزم کو پورا کرنے میں سچائی
۵ - عمل میں سچائی
۶ - اور دینداری کے مقامات اور مراتب میں سچائی

غرض سچائی بہت سی خوبیوں کی اصل اور بنیاد ہے اور جو شخص سچا نہیں ہے اس کا دل ہر برائی کا گھر ہو جاتا ہے۔ . . . . سچائی کو اختیار کرنے سے ہر برائی سے دور رہنے کی توفیق ملتی ہے اور ہر نیکی کرنے کی طرف قدم آگے بڑھتا ہے اس کے ذریعہ سے ہر نیکی کے حصول کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سچ عمل صالح اور نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے اور نیکوکاری جنت میں لے جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی برابر سچ بولتا رہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کو صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ دروغ گوئی بدکاری کی راہ بتاتی ہے اور اگر کوئی برابر جھوٹ بولتا رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے حضرت سید ولد آدم فخر موجودات سرور کائنات سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچائی کی فضیلت کو کثرت سے بیان فرمایا ہے حضورؐ نے اپنے صحابہ کرام کو سچائی کے زیور سے آراستہ کر دیا اسی لئے حضور نے فرمایا کہ میرے صحابی درخشندہ ستارے ہیں۔ ان میں سے جن کی بھی تم اطاعت کرو گے ان سے ہدایت کا نور حاصل کر سکو گے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اور امین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؐ کی سچائی کا اقرار اپنے تو کیا بیگانے بھی کرتے ہیں۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرقل کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہرقل نے منجملہ اور امور کے ایک بات یہ بھی دریافت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کس بات کا حکم فرماتے ہیں۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے آباؤ اجداد جو کہتے ہیں اس سے باز آ جاؤ اور ہم کو نماز اور سچائی اور پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیز شک میں مبتلا کرنے والی ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جس میں شک و شبہ نہ ہو اور یقین جانو کہ سچائی اطمینان والی چیز ہے اور جھوٹ شک میں مبتلا کرنے والی چیز ہے الغرض سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کو اختیار کرنے سے اکرام و تعظیم حاصل ہوتی ہے اور اس کے مقابل پر جھوٹ ایک گندی چیز ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے تمام قسم کی بہبودی اور بھلائی سچائی کو اختیار کرنے سے مل سکتی ہے اور اس کو اختیار کرنے سے ہر قسم کی نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ہر قسم کی بدی سے دور رہنے کا احساس دل میں پیدا ہوتا ہے تمام قسم کی برکات اور فیوض سچائی میں ہیں نیز اُخروی زندگی کے علاوہ اس دنیا کے مال و متاع میں بھی برکت دی جاتی ہے جیسا کہ حدیث آتا ہے کہ:-

حضرت حکیمؓ بن حزام بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو آپس میں سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے اور اگر دونوں سچ بولیں اور عیوب کو بیان کر دیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور چیز کے عیوب کو نہ بیان کریں تو ان کی برکت مٹا دی جاتی ہے۔

(بخاری و مسلم نے اسکو روایت کیا ہے)

وہ لوگ جو راستی اور صداقت کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ان کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے گا اور ان کے لئے بخشش اور مغفرت کا دروازہ کھلا رکھے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ ..... أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

بے شک مومن مرد اور مومن عورتیں کامل فرمانبردار مرد اور کامل فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر مقرر کر رکھا ہے۔

الغرض سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کو اختیار کرنے سے انسان تمام قسم کی اعلیٰ صفات کا مالک اور اخلاق فاضلہ کا مظہر بن سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دعا سکھلائی ہے اور نصیحت کی ہے کہ ہمیشہ سچ پر قائم رہو اور ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد کجی کی طرف قدم نہ بڑھاؤ جیسا کہ فرمایا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ راستی اور سچائی پر کامل فرمانبرداری کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق عطا کرے اور سچائی کی فضیلت کو سمجھنے کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین۔

ہر احمدی اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے

"ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد ہر احمدی عورت ہر احمدی بچہ ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے قرآن سیکھے قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دل بھرے اور معمور کرے ایک نور مجسم بن جائے قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

(مرسلہ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا:- خاکسار کے والد بزرگوار کو بعد از صحتیابی پھر درد گردہ بندش پیشاب اور شدید بخار کی تکلیف ہو گئی ہے۔ کمزوری شدید ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مقصود احمد سنز ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول ربوہ)

ایوانِ محمود

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳ روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی۔ جملہ معطی حضرات کے اسمائے گرامی کی نویں قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں، ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے لہٰذا اولین فرصت میں وعدہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات	مقام	وعدہ
۱	مکرم محمد عظیم صاحب قریشی الیکٹس	ربوہ	۳۱۳
۲	” منور شمیم صاحب خالد ایم۔ اے ٹی آئی کالج	ربوہ	۳۱۳
۳	” میجر حمید کلیم صاحب	ربوہ	۳۱۳
۴	مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم	ربوہ	۳۲۵
۵	مکرم محمد رفیع صاحب ناصر	ربوہ	۳۱۳
۶	” چوہدری محمد نواز صاحب پرنس ٹرانسپورٹ	لاہور	۳۱۳
۷	” عبدالحلیم صاحب گنج مغلپورہ	گنج مغلپورہ لاہور	۳۱۳
۸	” بابو انعام اللہ خان صاحب منجانب فلائٹ لفٹننٹ محمد احمد صاحب	لاہور	۳۱۳
۹	” مرزا خلیل احمد صاحب شاہنواز لیمیٹڈ	لاہور	۳۱۳
۱۰	” بشیر احمد صاحب تاجر باغبانپورہ	لاہور	۳۱۶
۱۱	” ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز	چنیوٹ	۳۶۱
۱۲	” چوہدری عبدالمجید صاحب ایم۔ ایس سی	ڈیرہ اسمٰعیل خان	
۱۳	” مبشر احمد صاحب ابن بابو نذیر احمد صاحب مرحوم	اوکاڑہ خورشید آباد	۳۱۳
۱۴	” چوہدری عبدالحمید صاحب	نواب پور	۳۱۳
۱۵	” مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	کنڈیارو	۳۱۳
۱۶	” مرزا نذیر احمد صاحب	میرپور	۳۱۳
۱۷	” چوہدری عبدالرحمان صاحب	”	۳۱۳
۱۸	” فضل احمد صاحب	نصرت آباد	۳۱۳
۱۹	” بشیر احمد صاحب	”	۳۱۳
۲۰	” چوہدری فضل کریم صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب کنری		۳۱۳
۲۱	” محمد خان صاحب از طرف والد چوہدری نواب خان صاحب نمبردار		۳۱۳
۲۲	” عبدالکریم صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب گرگٹ غلام رسول		۳۱۳

اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کرو

جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوشحالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے۔ اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔

یہ رقم خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی یتامیٰ، مساکین اور دوسرے مستحق افراد کی پرورش اور ان کی بہبود پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ ایسی مخلوق خدا پر صرف ہوتا ہو۔ ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اموال بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب آتی ہو وہ زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قائدین مقامی و قائدین اضلاع کا امتحان

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر دینی معلومات کے پرچہ میں مندرجہ ذیل دو سوالات ضرور پوچھے جائیں گے۔

۱۔ نماز سادہ و باترجمہ کا سوال ہوگا

۲۔ وفات مسیح، امکانِ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں ایک ایک آیت اور حدیث باترجمہ لکھنے کو کہا جائے گا۔

چونکہ یہ امتحان تمام خدام کے لئے لازمی ہوگا۔ اسلئے اسکے نتیجہ سے معلوم ہو جائیگا کہ قائدین مجلس اور اضلاع نے شعبہ تعلیم کے سلسلہ میں کیا کام کیا ہے۔ گویا خدام کا یہ امتحان در اصل قائدین مقامی و قائدین اضلاع کا امتحان اور ان کی مساعی کا جائزہ ہوگا صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خصوصی ہدایت پر ان دونوں سوالات کا قبل از وقت اعلان کیا جا رہا ہے۔ تمام خدام ابھی سے ان کے جوابات کی تیاری کریں۔ اور خاص طور پر قائدین مجالس و اضلاع اسباق کا اہتمام کریں۔ اس پرچہ کا نتیجہ ان کی کوششوں کا آئینہ دار ہوگا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ کی صدر صاحبہ کی توجہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ براہ مہربانی سالانہ رپورٹ کی دو نقلیں ارسال کریں۔ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں یہ رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز ہر لجنہ کے انتخاب پر تین سال گذر چکے ہیں۔ نیا انتخاب صدر کا کر کے منظوری کے لئے اطلاع دی جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تیسرا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام نوجوانوں میں قومی کھیلوں کا اعلیٰ ذوق پیدا کرنے کے لئے تیسرا کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کی نامور ٹیمیں مثلاً پاکستان ریلوے۔ واپڈا۔ کشمیر کلب اور دیگر مشہور ٹیمیں اور مشہور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری ہمارے اور کھلاڑیوں کے لئے عزت افزائی کا موجب ہوگی۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ۶ کو بعد دوپہر

مکرم جناب میاں محمد یاسین صاحب وٹو وزیر بلدیات مغربی پاکستان

فرمائیں گے۔

داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ شرح حسب ذیل ہے

ٹکٹ خاص برائے سٹیج	۲۵ روپے	
ٹکٹ کرسیاں	۱۰ ”	بچوں کے لئے ۵ روپے
یومیہ ٹکٹ	۷۵ پیسے	” ۳۰ پیسے
سیزن ٹکٹ	ایک روپیہ ۵۰ پیسے	” ۷۵ ”

سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

نئے علمی مقابلے: امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر تین نئے علمی مقابلے ہوں گے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اذان کا مقابلہ ۲۔ نظم کا مقابلہ۔ اس میں حضرت مسیح پاکؑ کی نظم سے ”اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار“ کے ابتدائی پانچ شعر سنانے ہونگے۔

۳۔ عربی قصیدہ ”یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ“ کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ و ترجمہ کے ساتھ زبانی سنانے کا مقابلہ — خدام ابھی سے ان نئے علمی مقابلہ جات کی تیاری کریں

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایشیا اور مشرقِ بعید کا اقتصادی جائزہ

اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید (ایکیفے) نے ایشیا اور مشرق بعید کا اقتصادی جائزہ شائع کیا ہے۔ اس میں ایشیا کے اقتصادی حالات کے زیادہ دلکش پہلو حسب ذیل ہیں:-

۱- دیکھنے والے علاقے میں جو ایران سے مغربی ساموا تک پھیلا ہوا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کی اقتصادی نشوونما کی رفتار ۱۹۶۶ء میں اتنی تیزی کہ ایک اندازے کے مطابق وہ ایک سال پہلے کی رفتار ترقی سے بازی لے جائے گی لیکن پھر بھی وہ ۱۹۶۳ اور ۱۹۶۴ء کی تحصیلات سے کم ہی رہے گی۔

۲- علاقے کی زرعی پیداوار اور اشیائے خوراک کی مقدار ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران میں تقریباً دو فیصد گھٹ گئی۔ اگر آبادی کے اعتبار سے فی کس بنیاد پر حساب پھیلایا جاتے تو انحطاط کی رفتار تقریباً پانچ فیصد تھی۔ اس طرح زمانہ جنگ سے پہلے کے اعداد و شمار سے مقابلہ کیا جائے تو فی کس زرعی پیداوار اور اشیائے خوراک کی مقدار میں تقریباً پانچ فی صد کمی محسوب ہوگی۔

۳- اناج کی پیداوار میں خصوصاً چاول کی مقدار میں زیادہ کمی اس وجہ سے ہوئی کہ بھارت میں اشیائے خوراک کی پیداوار میں زبردست خسارہ رہا۔

۴- پچھلے سال میں صنعتی پیداوار کا جہاں تک تعلق ہے وہ ۱۹۵۵ء میں حاصل شدہ رفتار نشوونما کے مقابلے میں ضعف سے کچھ زیادہ تھی۔ پیداوار کی یہ سست رفتاری زیادہ تر اس وجہ سے ظاہر ہوئی کہ غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی ہوگئی تھی اور اس لئے بھی کہ زراعت میں تعطل رونما ہوگیا تھا۔

۵- بہت سے ملکوں میں زیادہ صنعتی پیداوار کے میدان میں جو بنیادی رکاوٹیں رونما ہوئیں۔ ان میں ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ضروری فاضل پرزوں کی خریداری اور خام مال کی درآمد میں روپیہ لگانے کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کافی مقدار میں نہ مل سکا چونکہ زرعی پیداوار میں بھی تعطل پیدا ہوگیا تھا اس لئے اس کے تبادلے میں بھی صنعتوں کے لئے خام مال زیادہ مقدار میں درآمد نہ ہو سکا۔

۶- ۱۹۶۶ء کی پہلی ششماہی میں ایکیفے کے ترقی پذیر علاقے سے برآمد ہونے والے مال کا اضافہ ۱۹۶۵ء کے اسی زمانہ کے مقابلے میں ۳ء۷ فی صد زیادہ رہا تاہم علاقے کے ملک اس لائق تھے کہ وہ اپنی درآمدات میں ۸ء۱ فی صد کا اضافہ کریں۔

۷- برآمدی تجارت کی آمدنی سے ۱۹۶۶ء کی پہلی ششماہی کوٹ ندہ پہنچا۔ کیونکہ برآمدات کی مقداروں میں اضافہ ہوگیا تھا۔ سال کی دوسری ششماہی کے دوران میں علاقے سے بہت سی بڑی اور اہم اشیاء کی برآمد کے ضمن میں برآمدی نرخ میں تیزی کے ساتھ کمی رونما ہوئی۔

۸- توازن ادائیگی کی دشواریاں بدستور جاری رہیں۔ اور ان سے علاقے کی بیشتر ترقی پذیر معیشت پر برا اثر پڑا۔ تاہم علاقے کے مشرقی حصے والے بعض ملکوں میں غیر ملکی محفوظ سرمایہ بڑھ گیا۔ کیونکہ غیر ملکی امداد اور سرمائے کی ریل پیل میں اضافہ ہوگیا تھا۔

یہ جائزہ کمیشن کے سالانہ اجلاس کے لئے مرتب کیا گیا ہے جو ۳ اپریل سے ٹوکیو میں شروع ہوا ہے۔ ایشیا کی اقتصادی صورتِ حالات پر بحث و تمحیص کے لئے وہ بنیادی طور پر مفید ثابت ہوگا۔

یہ بحث اجلاس کے ابتدائی چند دنوں میں ہوتی رہی۔ جائزہ دو حصوں میں ہر سال شائع ہوتا ہے۔

پہلا حصہ ترقی کے مالیاتی پہلوؤں سے متعلق ہوتا ہے اور دوسرے میں تازہ ترین اقتصادی ترقیوں کا حال درج کیا جاتا ہے

حصہ اوّل میں خاص طور پر بحث، سرمایہ کاری، غیر ملکی وسائل اور مالی پالیسیوں پر اور حصہ دوم میں اقتصادی نشوونما، زرعی، صنعتی اور مالیاتی ترقیوں کا بیرونی تجارت، توازن ادائیگی اور بعض ایشیائی کو فروغ دینے کے حالات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

خواہ وہ سیاسی نقطۂ نظر سے کئے جائیں ان کی بنیاد دراصل ان غلط فہمیوں پر ہے جو اسلام کے متعلق وسیع پیمانے پر ان اقوام میں شروع سے پھیلائی گئی ہوتی ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ یورپ میں اسلام کے متعلق صحیح معلومات پھیلانے کی ضرورت ہے۔ پھر اس کے لئے وہ ایمبیسیوں کے ادارے کافی نہیں ہیں اور نہ محض احتجاجات کارآمد ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ جریدہ متذکرہ بالا نے صحیح طور پر کہا ہے کہ ان ملکوں میں ہر قسم کی تحریر و تقریر کی آزادی کی وجہ سے محض حکومتوں سے احتجاجات مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی ممالک میں یہی آزادئ ضمیر اگر ہم اس سے کام لینا جانتے ہوں اسلام کے صحیح چہرے کو ان اقوام میں پیش کرنے کے لئے ہمارے لئے ابھی بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں اور ایسے طریقے اختیار جو واقع مفید ہوں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یورپ میں جو آزادی ضمیر کا ماحول پیدا ہوگیا ہے یہ عین اسلام کی منشاء کے مطابق ہے۔ اسلام ایک علمی دین ہے اور ہر بات کو زور اور جبر نہیں بلکہ دلائل سے منواتا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ترسیل زر اور اشتہاری امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ھوالشافی
اکسیر نسواں
جملہ نسوانی امراض
دردوں و بانجھپن کیلئے مجرب
جو پہلے ہی کورس میں اپنا جادو اثر دکھا کر مریضہ کو سکون بخشتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵/ روپے
ہومیوپیتھ ڈاکٹر ایس اے مجاہد
نزد نیشنل بنک حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

روگ کا سوگ نہ کر
بلغمی کھانسی کا ایک روزہ علاج کیا جاتا ہے
دمہ
اس سال دمہ کی دوائی صرف ایک ہی دن ۱۸ اکتوبر بروز بدھ وار کھلائی جائے گی۔
ضرورت مند آج ہی خط لکھ کر ہدایات طلب کریں
خادم خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی
غلام محمد آباد شاہی چوک ڈی ٹائپ ۱۳۶۷/۵ لائل پور

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔ ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے۔

P./RATE CONTRACT / LAMP TUBULAR FLAURESCENT / 67

مختلف سائز کے لیمپ ٹیبولر اور سینٹ ۳ مدات۔ ٹنڈر فارم کی قیمت اور ڈاک کا خرچ (ناقابل واپسی) ۱۵/ روپے
فروخت کی تاریخیں ۹/۲۸/۶۷ تا ۲۰/۱۰/۶۷ وصول کرنے کی تاریخ اور وقت ۲۳/۱۰/۶۷ ۸ بجے کھلنے کی تاریخ اور وقت ۲۳/۱۰/۶۷ - ۸½ بجے صبح۔

نوٹ: یہ نرخوں کے معاہدہ میں شرکت کی دعوت ہیں جن کے تحت معاہدہ کے دوران نفاذ میں کامیاب ٹنڈر دہندگان ایک مقررہ نرخ پر ریلوے کے پرچیز آرڈر (جب اور جیسے دیئے جائیں) کی تعمیل کے پابند ہوں گے خواہ مقدار کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ نیز آرڈر وصول کرنے کی تاریخ سے شمار کر کے ایک مقررہ عرصہ کے اندر اندر انہیں اشیاء کی فراہمی کرنی ہوگی۔ یہ مقررہ عرصہ کنٹریکٹ کے میعاد نفاذ ختم ہونے کے بعد تک توسیع پا سکتا ہے۔

۲- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ۔ نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ گارنٹی بانڈ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پیشکشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

ماہدار (7) 2736

دُنیوی سامان اور مال و دولت ترقی اور کامیابی کا معیار نہیں ہیں

اصل چیز رُوحانی برکات اور ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا غلبہ ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیات ۶۱، ۶۲ وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ أَفَمَن وَعَدْنَٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَٰقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَٰهُ مَتَٰعَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگ بعض دفعہ اپنی نادانی سے دُنیوی سامانوں کو ہی اپنی ترقی اور کامیابی کا معیار سمجھ لیتے ہیں اور وہ اسی پر اتراتے پھرتے ہیں کہ ان کے پاس بڑا مال ہے یا انہیں بڑی عزّت یا رسوخ حاصل ہے حالانکہ وہ سامان بہت تھوڑے عرصہ کے لئے ان کے آرام کا موجب ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق جو قوم کو ترقی ملتی ہے وہ تھوڑی سی تجارت یا تھوڑے سے سونے چاندی کا نام نہیں ہوتا بلکہ وہ اس سے بہت بہتر چیز ہے اور باقی رہنے والی ہے یعنی اقتدار اور غلبہ۔

أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا تم عقل نہیں رکھتے کہ اس بات کو سمجھ سکو اور انفرادی ترقی کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر قومی ترقی کے حصول کی کوشش کرو۔

اگلی آیت میں بتایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیوی دولت دیتا ہے وہ باوجود دنیا کی دولت پر قابض ہونے کے اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جس سے اللہ تعالیٰ آئندہ روحانی برکات کا وعدہ کرتا ہے کیونکہ اگر وہ مومن ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے وعدے کو حاضر سے کم نہیں سمجھے گا اور چونکہ اس کا حاضر مادی ہے اور اس کا موعود روحانی ہے اس لئے اس کے ایمان کی علامت یہی ہو سکتی ہے کہ یہ اس موعود کو بڑا سمجھے اور اس کے حاضر کو حقیر سمجھے۔

وَعَدْنَٰهُ کے ساتھ وَعْدًا حَسَنًا کے الفاظ اس لئے بڑھائے گئے ہیں کہ عربی زبان میں وعدہ کا لفظ بعض دفعہ عذاب کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے جیسے سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَنَادَىٰٓ أَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحَٰبَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّٰلِمِينَ

(اعراف آیت ۴۵)

یعنی جنتی لوگ دوزخیوں سے کہیں گے کہ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اس کو تو ہم نے سچا پالیا کیا تم نے بھی اس وعدہ کو جو تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا تھا سچا پالیا ہے! اس پر دوزخی کہیں گے ہاں ہاں۔ پس ایک پکارنے والا ان کے درمیان زور سے پکارے گا کہ ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔

پس چونکہ صرف وعدہ کا لفظ بعض دفعہ وعید کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے وَعَدْنَٰهُ کے ساتھ وَعْدًا حَسَنًا کے الفاظ بھی بڑھا دیئے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اس جگہ وہ وعدہ مراد ہے جو مومنوں کی اخروی ترقی اور ان کے روحانی انعامات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ۔ یہ بتایا ہے کہ اچھی بات تو وہی ہے جس کا انجام اچھا ہو۔ لیکن جس کو دنیا میں مال و متاع مل گیا اور قیامت کے دن وہ جواب طلبی کے لئے بلایا گیا تو وہ اس شخص کے برابر کس طرح ہو سکتا ہے جس سے نیک سلوک کا وعدہ کیا گیا ہے؟"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چین اور بھارت کی فوجوں میں دوبارہ جنگ

نئی دہلی ۲ ر اکتوبر۔ سکم کی سرحد پر بھارت اور چین کی فوجوں کے درمیان پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ کل دونوں فوجوں نے ایک دوسرے پر ہلکی توپوں اور ریکوائل لیس رائفلوں سے شدید گولہ باری کی بھارتی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کل تیسرے پہر بتایا کہ سرحد پر لڑائی جاری ہے اور دونوں فوجیں رک رک کر ایک دوسرے پر فائرنگ کر رہی ہیں۔

بھارتی ترجمان نے الزام لگایا کہ جنگ کا آغاز چینی فوج نے کیا ہے جس نے اچانک بھارت کے دستے پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اس کے بعد فریقین میں سخت جھڑپ ہو گئی۔ ادھر چینی خبر رساں ایجنسی نے بھارت کے اس الزام کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ بھارتی فوج اشتعال انگیزی کر رہی ہے اور چینی فوج نے صرف جوابی کارروائی کی ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ اس مرتبہ جنگ کا میدان نتھو لا کا علاقہ بنا ہے جو درہ نتھو لا سے صرف تین میل دور ہے درہ ناتھو لا کے علاقہ میں گزشتہ ماہ بھارت اور چین کے درمیان شدید جنگ ہوئی تھی۔

چین کی اٹھارویں سالگرہ

پیکنگ ۲ ر اکتوبر۔ چیئرمین ماؤزے تنگ اور چین کے وزیر دفاع مارشل لن پیاؤ نے اعلان کیا ہے کہ اگر سامراجیوں نے چین پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو انہیں صفحۂ ہستی سے ملیست و نابود کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ چین کے ستر کروڑ عوام پوری طرح منظم اور متحد ہیں۔ اور اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں دونوں رہنما کل چین کے انقلاب کی اٹھارویں سالگرہ کے موقع پر پانچ لاکھ افراد کی ایک ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔

پہلے ٹیسٹ میں پاکستان نے آسٹریلیا کو ہرا دیا

لاہور ۲ر اکتوبر۔ کل لاہور میں پاکستان نے پہلے ہاکی ٹیسٹ میچ میں آسٹریلیا کو ایک کے مقابلے میں دو گولوں سے شکست دے دی پاکستان کی طرف سے لفٹ آؤٹ جہانگیر بٹ اور سنٹر ہاف سعید انور نے ایک ایک گول کیا۔ آسٹریلیا کی طرف سے نیلن نے ایک گول کیا۔

نظام حیدر آباد اور ان کے خاندان پر پابندی

حیدر آباد ۲۔ اکتوبر۔ بھارت نے نظام حیدر آباد اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ اعلیٰ افسروں کی خاص اجازت کے بغیر ملک سے باہر جانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ پابندیاں اس خدشہ کے پیش نظر عائد کی گئی ہیں کہ حیدر آباد کے شاہی خاندان کے جواہرات اور سونا سوئٹزرلینڈ پہنچا دیا گیا ہے۔ اور شاہی خاندان کے افراد بھی آہستہ آہستہ بھارت چھوڑ کر یورپ روانہ ہو رہے ہیں۔

روس کا تجارتی وفد پاکستان آرہا ہے۔

لاہور ۲۔ اکتوبر۔ پاکستان اور روس نے وسیع پیمانے پر تجارت بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں ضروری تفصیلات طے کرنے کے لئے روس کا ایک اعلیٰ سطحی تجارتی وفد اس ماہ کے وسط میں پاکستان پہنچ جائے گا۔ اور ایک نئے تین سالہ تجارتی معاہدے کو آخری صورت دینے کے بارے میں مذاکرات کرے گا۔ یہ وفد صدر ایوب کے دورہ روس کے بعد پاکستان آرہا ہے۔

صدر ایوب ان دنوں روس میں ہیں اور دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے تجارتی تعلقات میں مزید اضافہ کرنے کے بارے میں اصولی طور پر اتفاق کیا ہے۔ یہ بات کل یہاں روس کے قائمقام ٹریڈ کمشنر نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔

حضور کی ربوہ واپس تشریف آوری (بقیہ صفحہ اول)

تشریف لائے جہاں کھاریاں کے علاوہ گجرات۔ تہال۔ چکمہ، زانانا، چک سکندر۔ بھمبلہ، الفیرہ، گھیرا اور بعض دیگر مضافات کے احباب بکثرت تعداد میں آئے ہوئے تھے حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے علاوہ وہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کی عمارت کی بنیاد بھی رکھی ایک اینٹ پر دعا کرائی مستورات بھی بہت کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں انہوں نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی حضور نے مستورات کو بھی شرف زیارت بخشا اور دعا کرائی۔

حضور کھاریاں سے صبح ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہوئے۔ اور بخیریت ایک بجکر چالیس منٹ پر ربوہ پہنچے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج مورخہ ۲ر اکتوبر صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سفر کی وجہ سے کسی قدر کوفت رہی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷